سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۵ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں دن بھر حضور کو بہت بے چینی رہی اور انتڑیوں میں سوزش بھی رہی۔ رات کو نیند بھی دیر سے آئی اور دوائی دینے سے آئی۔ کل بھی حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

—• حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تحریر فرماتی ہیں۔

"مہر آپا کے عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف تھی۔ گزشتہ ہفتہ کے دن وہ علاج کے لئے کراچی گئیں۔ وہاں ایک ماہر ڈاکٹر نے بے ہوش کر کے اس ہڈی کو ٹھیک کیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ کامل شفا عطا فرمائے۔" امین

—• ناظم انصار اللہ ضلع جھنگ کے انتخاب کے سلسلہ میں جو اجلاس مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۵ء کو جھنگ صدر میں ہوتا تھا وہ اب اسی تاریخ یعنی ۱۶ اپریل ۱۹۶۵ء کو چنڈ بھروانہ میں ہوگا۔ اسی روز وہاں ضلع جھنگ کی مجالس انصار اللہ کا ایک تربیتی اجتماع بھی منعقد ہو رہا ہے جو صبح ۹ بجے سے ۴ بجے شام تک جاری رہے گا۔ ضلع جھنگ کے انصار اللہ اس میں کثرت سے شامل ہوں۔ (امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ)

—• محترم حاجی محمد دین صاحب درویش کثرت بول کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ آپ کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت حقیقت میں وہی ہے جو صرف زبان سے نہیں بلکہ دل سے کی جائے

جو شخص اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا نہیں وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں

"خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا۔ اصنع الفلک باعیننا و وحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنی میری آنکھوں کے روبرو اور میرے حکم سے کشتی بنا وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو تجھ سے بلکہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ یہی بیعت کی کشتی ہے جو انسانوں کی جان اور ایمان بچانے کے لئے ہے لیکن بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں جو صرف زبان سے ہوتی ہے اور دل اس سے غافل بلکہ روگرداں ہے۔ بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں۔ جو شخص درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صد ۸۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ اپریل ۶۵ء

اشاعتِ اسلام کا جوش

جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ لائل پور کے ایک اجلاس کے آغاز میں تقریر کرتے ہوئے ایک عالم فاضل مولوی صاحب نے بتایا ہے کہ مسلمان اہلِ علم حضرات اپنا تمام زور فرقہ دارانہ تنازعات میں صرف کرتے چلے آئے ہیں حالانکہ جن مسائل میں اختلافات ہیں ان میں صرف اپنے مسلک کو ہی سو فیصدی حق سمجھنا اور دوسروں کو سراسر غلطی پر سمجھنا ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا:

"ہر شخص جس مسلک اور جس مشرب کے مطابق کام کرتا ہے، عمل کرتا ہے اسے اس پر اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ میں جس مسلک پر عمل کر رہا ہوں اگرچہ میری تحقیق کے مطابق وہ زیادہ قابلِ ترجیح ہے لیکن اس میں احتمال ہے کہ اس میں خطا بھی ہو، جب صحیح صورتحال یہی ہے اور سلف سے خلف تک سبھی اس کی منادی کرتے رہے ہیں۔ تو اس کے لئے پوری زندگیاں وقف کر دینا اور اپنے سارے ذرائع و وسائل اسی ایک کام کے لئے وقف کر دینا

بجائے خود یہ طرزِ عمل مستحسن نہیں تھا لیکن جب اس طرزِ عمل کے نتائج انتہائی ہولناک صورت میں ہمارے سامنے آ چکے ہیں اور ہم مشاہدہ کر رہے ہیں کہ وہ قوتیں جو پورے اسلام اور امتِ مسلمہ کو مٹانے کے لئے جد و جہد کر رہی ہیں وہ ہماری اس غلطی کی وجہ سے آگے بڑھ رہی ہیں، اس مشاہدے کے بعد تو ضروری تھا کہ ہم جلد از جلد اس راستے سے واپس لوٹتے ایک مرتبہ پھر ہم اپنے سفر کا آغاز اس منزل سے کرتے جس میں ہمارا ہدف صرف اسلام ہوتا اور ہم اسی کی خدمت کے لئے اس کی حفاظت کے لئے اسی کی اشاعت کے لئے اسی کی ترویج کے لئے اور اسی کی دعوت کے لئے اپنے آپ اور اپنے وسائل کو وقف کر دیتے مگر واقعہ یہی ہے کہ ابھی تک نہ ہم اپنی غفلت کو سمجھے ہیں نہ اپنی غلطی کو سمجھے ہیں اور نہ یہ غلط نتائج دیکھنے کے باوجود ہمیں ان کا احساس ہے۔"

(المنبر ۲۶ مارچ ۲ اپریل ۶۵ء صفحہ ۱۵)

یہاں تک تو ٹھیک ہے۔ اہلِ علم حضرات کو اپنا تمام وقت اور زور متنازعہ فرقہ دارانہ مسائل میں صرف نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سے فائدہ کی بجائے الٹا نقصان ہی ہوتا ہے۔ تاہم مقرر نے جو نصیحت فرمائی ہے وہ بھی فرقہ دارانہ ہی ہے۔ مثلاً آپ کے خیال میں عیسائیت کی طرح احمدیت بھی جس کو آپ تنابز بالالقاب کر کے قادیانیت کہتے ہیں ایک ایسی طاقت ہے جو نعوذ باللہ پورے اسلام اور امتِ مسلمہ کو مٹانے پر تلی ہوئی ہے ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

تاہم آپ نے تقریر میں اعتراف کیا ہے کہ

"ابھی پچھلے دنوں ایک مسلمان ایڈیٹر کے رسالے نے جیسا کہ عرض کیا اس رسالے کے سب ایڈیٹر مسلمان ہیں ان سے یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ عمداً قادیانیت کے فروغ کی کچھ باتیں کریں لیکن انہوں نے مجبوراً ایک بات لکھی کہ:-

"مشرقی افریقہ کی پندرہ فی صد مسلم آبادی میں دس ہزار احمدی ہیں، پرتگیزی مشرقی افریقہ کے دس لاکھ مسلمانوں میں خاصی بڑی تعداد احمدیوں کی بیان کی جاتی ہے۔ دنیا کے بعض علاقوں میں احمدی مبلغ کام کرتے ہیں، نیروبی میں ان کا بہت بڑا تبلیغی مرکز اور کالج قائم ہے اور انگریزی روزنامہ نکل رہا ہے۔"

حضرات! سوچیئے!! مرزا غلام احمد ہندوستان میں پیدا ہوئے ۔۔۔۔ وہ بہر حال اس ملک میں ابھرے، پھیلے، ان کی ایک جماعت بنی، اور اب اس جماعت کا حال یہ ہے کہ وہ اکنافِ عالم میں مرزا غلام احمد کی مہدویت اور مسیحیت کی منادی سنا رہی ہے اور لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانی بنا رہی ہے۔ سوچنے کا صرف ایک پہلو ہے۔ اس وقت میرے سامنے کہ اگر یہ ممکن ہے کہ قادیانی جماعت اپنے وسائل اور اپنے ذرائع کی بناء پر ایک اقلیت ایک چھوٹی اقلیت ہوتے ہوئے پوری دنیا میں اپنے مشن کھول سکتی ہے ۔۔۔ اور یہاں سے جا کر وہ افریقہ، مصر اور دوسرے بہت سے ملکوں میں اپنے پیغام کو پہنچا سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ امتِ مسلمہ بھی اگر یہ کام کرتی تو اس سے نہ ہو پڑتا مگر ہمارے منہ پر طمانچہ پچھلے سال لگا جبکہ مرکزی اسمبلی میں یہ سوال زیرِ بحث آیا کہ قادیانیوں نے پچھلے پانچ سال میں کتنے لاکھ روپیہ زرِ تبادلہ حکومت سے لیا۔ اس پر اعتراضات ہوئے تو وزیرِ خزانہ نے یہ جواب دیا کہ ہم کیا کریں ہم تو یہ سہولت ہر جماعت کو پہنچانے کے لئے تیار ہیں مگر پچھلے سالوں میں ہمارے سامنے کوئی درخواست کسی مسلمان انجمن کی طرف سے نہیں آئی کہ ہمیں باہر جا کر تبلیغ کرنا ہے صرف قادیانیوں نے درخواست دی اور ہم نے اسے منظور کر لیا ہے اس کا معنیٰ یہ ہوا کہ نو کروڑ کی آبادی تو اپنے فرض سے غافل ہے ۔۔۔ مگر ہم نے تو نو کروڑ ہوتے ہوئے بھی اپنے فرض کو نہ پہچانا لیکن چند لاکھ لوگوں نے اپنے فرض کو پہچانا اور دور دور تک پھیل گئے۔"

(ایضاً)

ہم نے اس طویل عبارت میں سے بعض جملے دیدہ و دانستہ حذف کر دیئے ہیں ان میں سے صرف ایک حذف شدہ عبارت ہم یہاں الگ نقل کرتے ہیں:-

"اور دور نہ جایئے صرف اتنی بات اگر سامنے ہوتی کہ یہ فتنہ یہیں پیدا ہوا اور یہیں سے بڑھا، پھولا اور باہر پھیلا ہے اس کے انسداد کی ذمہ داری بھی ہمیں پر عائد ہوتی ہے اور ہم سے زیادہ اس قادیانیت کو جاننے والا کوئی نہیں ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ دنیا کے انسانوں کو دھوکے سے بچائیں۔"

(ایضاً)

اس کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت ایک فتنہ ہے اس لئے ان اہلِ علم حضرات کا کمالِ تبلیغ یہ ہے کہ جہاں جہاں وہ تبلیغِ اسلام کر رہے ہیں وہاں وہاں پہنچ کر ان کے کئے کرائے کام پر بھی پانی پھیر دیں۔ اس سے ان اہلِ علم حضرات کے جوشِ تبلیغ کا طول و عرض سامنے آ جاتا ہے۔ یعنی آپ کے یہ فرمانے کا کہ

"ہم واپس لوٹ کر پھر اس منزل سے آغاز کریں جس میں ہمارا ہدف صرف اسلام ہو۔"

مطلب یہ ہے کہ ہم باہم تنازعات چھوڑ کر نہ صرف پاکستان میں بلکہ جہاں جہاں احمدی اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں وہاں وہاں پہنچ کر احمدیت کے خلاف محاذ قائم کریں ع

دیں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

یہ ہے اشاعتِ اسلام کی وہ بلندی جس پر یہ حضرات چڑھنا چاہتے ہیں۔ اب جہاں تک اسلام کے اصولوں پر چلنے کا تعلق ہے انہی مولوی صاحب کی زبان سے اس کا حال بھی ملاحظہ فرما لیجیئے۔ آپ نے اسی تقریر میں فرمایا ہے:-

"عزیزو اور بزرگو! آپ نے غور فرمایا۔ دینی تبلیغ سے غافل لوگوں کو تو نظر انداز کر دیجئے ہمارے جتنے مذہبی جلسے ہوتے ہیں اور ہم جتنی کوشش کرتے ہیں تبلیغ و اشاعت کی، یہ ان لوگوں تک محدود ہیں۔ جو مسجدوں میں آتے ہیں۔ آپ اپنے ضلع کا سروے ایک اور کرائیے اور دیکھئے کہ اس ضلع میں مسلمانوں کی آبادی کتنی ہے اور نمازیوں

(باقی صہ پر)

دل تقدس سے ہیں سب بھرپور میرے شہر میں

بس رہا ہے کیا خدا کا نور میرے شہر میں
سنگریزے بھی ہیں کوہِ طور میرے شہر میں

ہیں درودوں کے سرود اور ماتھے ہیں وقفِ سجود
دل تقدس سے ہیں سب بھرپور میرے شہر میں

اِس زمیں میں پھولتے پھلتے ہیں ایماں کے نخیل
کفر کا بھانڈا ہے چکنا چور میرے شہر میں

شانِ "لاخوف علیہم" شانِ "لاھم یحزنون"
بندۂ مزدور ہے فغفور میرے شہر میں

ہے یہاں زندہ خدا زندہ نبی زندہ کتاب
موت بھی تنویر ہے مجبور میرے شہر میں

بمبئی میں عالمی مسیحی کانفرنس کے موقعہ پر

پوپ پال ششم کو جماعت احمدیہ کی طرف سے دعوت اسلام

حضرت مسیح ناصری کی صحیح تعلیم اسلام کی ابدی اور عالمگیر سچائی کی ہی نشاندہی کرتی ہے

نومبر دسمبر ۱۹۶۴ء میں عالمی مسیحی کانفرنس کے بمبئی سیشن میں پوپ پال ششم اور بیرونی ممالک سے متعدد کارڈینل ۔ ہزارہا مندوبین اور ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے بھی کثیر تعداد عیسائیوں نے شمولیت کی اور تعداد ڈیڑھ دو لاکھ تک پہونچ گئی ــــ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے دعوتِ اسلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کے حالات زندگی کے بارہ میں نئے انکشافات پر مشتمل لٹریچر آئے ہوئے مہمانوں کو پیش کیا ۔ پوپ پال ششم کے لئے انگریزی میں جو ایڈریس لکھا گیا تھا اس کا اردو ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے ۔ــ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ترجمہ ایڈریس ہز ہولی نس پوپ پال ششم برموقعہ آل ورلڈ یوکرسٹک کانگریس بمبئی منعقدہ نومبر دسمبر ۱۹۶۴ء

خدا تعالےٰ کے نام کے ساتھ جو بے حد کرم کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

بخدمت ہز ہولی نس پوپ پال ششم

خدا کرے کہ یہ ایڈریس آپ کے لئے خوشی کا موجب ہو ۔

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے تمام افراد کی نمائندگی کرتے ہوئے میں بحیثیت ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان آپ کی ہندوستان میں آمد پر پُر خلوص خیر مقدم کرتا ہوں ۔ آپ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے خادم ہونے کے دعویدار ہیں ۔ اور دنیا کے کروڑہا عیسائیوں کے تسلیم شدہ راہنما ہیں اس لئے ہمارے دلوں میں بھی آپ کے لئے عزت و احترام ہے ۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام ہمارے عقیدے اور ایمان کے مطابق خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نبی تھے ۔

اسلام کی صحیح تعلیم کی رو سے تمام مذہبی راہنماؤں کی عزت کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں اور اسلامی اخوت اور رواداری کے اصول کو اپناتے ہوئے ہم ایسے عنصر سے ہرگز متفق نہیں ۔ جنہوں نے نامناسب رنگ میں مخالفت کرتے ہوئے اس عالمی مسیحی کانفرنس کی راہ میں مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی ۔ کیونکہ ایسا طریق ہمیشہ باہمی رواداری کے منافی اور نقصان دہ ثابت ہوتا ہے ۔ اسلامی نقطہ نظر سے ہمارے نزدیک ہر مذہب و ملت کے افراد کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے اور اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کا برابری کا حق حاصل ہے :

اسلام کی تاریخ میں حضرت پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنا عملی نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ میں آیا تو حضور علیہ السلام نے کمال فراخدلی سے مدینہ کی مسجد میں انہیں اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ۔ پس ہم بھی آپ کی کانفرنس کے لئے نیک خواہشات رکھتے ہیں اور ہماری تمنا ہے کہ شمولیت اختیار کرنے والے عیسائیوں کے لئے یہ کانفرنس فائدہ کا موجب ہو ۔

آپ کی تشریف آوری کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اگر میں مذہب کے متعلق بالعموم اور مسیحیت اور اسلام کے بارہ میں بالخصوص اپنے نظریات کا اظہار آپ کی خدمت میں نہ کروں تو میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہونے میں کوتاہی کی ہے ۔ ہماری اس کوشش کے پس پردہ صرف یہ مقصد کارفرما ہے کہ باہمی تفہیم کے ذریعہ عقائد و نظریات کے ان اختلافات کو دور کیا جائے ۔ جو آجکل ہمارے اور مسیحی دوستوں کے درمیان پائے جاتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ہم جن پُر خلوص جذبات سے یہ چیز پیش کر رہے ہیں ۔ اسی خلوص نیت سے آپ بھی اس پر غور فرمائیں گے ۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ ہمارے اس نظریہ سے مکمل اتفاق کریں گے کہ تمام مذاہب کا نقطہ مرکزیہ اور حقیقی مقصود محور اللہ تعالےٰ کا وجود ہے اور کسی مذہب کا ماننے والا بھی مذہب کے اس بنیادی نظریہ سے اختلاف نہیں کر سکتا ۔

اگر مذہب میں انسانی فلاح مضمر ہے ۔ تو اس فلاح کا منبع و مصدر خدا تعالےٰ کی ذات ہونی چاہئیے ۔ جو ایک زندہ حقیقت ہے پھر اگر کوئی مذہب بنی نوع انسان کو ترقیات عطا نہیں کرتا ۔ اور اس کے لئے کسی ابدی فلاح کو پیش نہیں کرتا ۔ تو اس کا بنی نوع انسان کی راہنمائی کا دعوےٰ عبث ہے ۔ کیونکہ وہ اپنے اولین مقصد میں ہی کامیاب نہیں سمجھا جا سکتا ۔ اگر خدا ایک زندہ خدا ہے تو اس کو اپنا منارہ نور (Light House) ان طالبانِ حق کے لئے ہمیشہ منور اور روشن رکھنا چاہئیے ۔ جو اس کی روشنی میں راہ حق کے متلاشی ہیں ۔ بہ الفاظ دیگر ہمارا ایمان تب ہی کامل ہو سکتا ہے ۔ جبکہ اس کی زندگی کے ثبوت میں تازہ بتازہ نشان مشاہدہ میں آئیں ۔ اس کو اپنے ان منتخب بندوں سے وقتاً فوقتاً کلام کرنا چاہئیے جو اس کی راہ میں کوشاں ہیں ۔ اور اس کے نام کو بلند کر رہے ہیں ۔ اگر وہ مکالمہ اور مخاطبہ سے اپنی موجودگی کا ثبوت نہیں دیتا ۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ بنی نوع انسان بجائے ہدایت کے ضلالت میں گامزن ہونے کے تاریکی میں بھٹکتے رہیں گے ۔

اگر ہم ایک ایسی عمارت یا مینار کو دیکھیں جس میں کوئی دروازہ یا کھڑکی نہ ہو ۔ تو لامحالہ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوتے ہیں ۔ کہ اس میں کوئی زندہ انسان نہیں بستا ۔ اور پھر جب بار بار آوازیں اور دستک دیتے ہوئے ہم کسی متنفس کو مخاطب کرتے ہیں ۔ اور ہماری یہ کوشش سعی لاحاصل ثابت ہوتی ہے تو ہمیں اس امر کا یقین ہو جاتا ہے کہ اس مینار میں کوئی موجود نہیں ۔ یا اب بقید حیات نہیں ۔ اور یہ جگہ ویران ہے ۔ خدا تعالےٰ صدیوں تک خاموش نہیں رہ سکتا ہے ۔ اور یہ بھی ممکنات میں سے نہیں ۔ کہ وہ ماضی میں تو موجود تھا لیکن اس دور میں موجود نہیں ۔ زندہ خدا دنیا کے لئے ہمیشہ زندہ ہے ۔ اور اس کی ہستی ہر قسم کے نقائص اور زمان و مکان کی قیود سے بالاتر ہے ۔ اس کی صفات جاودانی اور اس کی قدرتیں دائمی ہیں ۔ وہ اپنے پرستاروں کی تضرعات کو سنتا ہے اور ان سے ہر زمانہ میں کلام کرتا ہے ۔ انبیاء اسی غرض کے لئے مبعوث ہوتے رہے ۔ تاکہ وہ دنیا میں روحانیت کو جاری کریں ۔ بھولی بھٹکی مخلوق کو خدا کے آستانہ پر جمع کریں ۔ اور خالق و مخلوق کا روحانی رشتہ قائم کریں ۔ یہ وہ انعام ہے ۔ جس کا وعدہ اسلام اپنے پیروؤں سے کرتا ہے ۔ اور یہی وہ انعام ہے جس کا وعدہ یسوع مسیح نے اپنے سچے پیروؤں سے کیا تھا ۔ وہ خدا جسے اسلام پیش کرتا ہے زندہ خدا ہے اور یہی وہ خدا ہے جو عہد ماضی میں انبیاء سے کلام کرتا رہا ۔ اور جو اپنے منتخب بندوں سے کلام کرتا ہے جو اس کی آواز کو سنتے ہیں اور الہامات و مکاشفات کی برکات سے مستفیض ہوتے ہیں ۔ اس صورت میں ہر عقلمند شخص یہ سمجھنے میں حق بجانب ہے ۔ کہ موجودہ زمانہ کا کلیسا حضرت مسیح علیہ السلام کی صحیح نمائندگی نہیں کر رہا ۔ اور میں تو یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ اگر مسیحؑ اس دنیا میں ہوتے تو وہ ہرگز یہ باور نہ کرتے کہ اس دور کے عیسائی ان کے حقیقی پیرو ہیں ۔ کیونکہ وہ ان عقائد و اعمال سے منحرف اور برگشتہ ہو چکے ہیں جس کی تعلیم انہیں ابتدا میں دی گئی تھی ۔ آج سے تقریباً ۱۴۰۰ سال قبل اسلام نے اسی انحراف و برگشتگی کو قرآن کریم کے ذریعہ دنیا پر منکشف کیا اور بتایا کہ مسیح تو ایک انسان اور خدا کے نبی تھے ۔ اور انہوں نے دنیا میں ایک انسان کی مانند ہی زندگی بسر کی ۔ اور وفات پائی ۔ انہوں نے دنیا کو توحید کی تعلیم دی ۔ اور یہ کبھی نہیں کہا کہ ان کی بزرگ والدہ کی پرستش کی جائے ۔ بلکہ انہوں نے یہ تعلیم دی کہ گناہوں کی بخشش توبہ و استغفار اور عبادات اور اعمال صالحہ سے ہی ممکن ہے ۔

ہم برائے موازنہ یہ قبول کرنے کے لئے تیار ہیں کہ موجودہ دور کے مسلمانوں کی حالت عیسائیوں سے بہتر نہیں ہے اور اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کو اپنا حقیقی پیرو قبول نہیں کر سکتے ۔ لیکن یہ موازنہ تو اسی جگہ ختم ہو جاتا ہے ۔ مگر اس کے ساتھ ہی ایک امتیازی نکتہ سامنے آتا ہے ۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں کی اس بدحالی اور بے بسی کے دور میں اسلام میں ایک عجیب و غریب انقلاب رونما ہوا ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ایک

شخص خدا تعالےٰ کی جانب سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مامور کیا گیا جس نے دنیا کو دکھایا کہ آج بھی خدا تعالےٰ اسلام کے پیروؤں میں سے ایسی ہستیاں منتخب کرتا ہے جن کے ساتھ وہ بذریعہ الہام ہمکلام ہوتا ہے۔ یہ وجود حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود تھا جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ آپ نے حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خُو بُو میں مبعوث ہو کر مسیحیوں کے غلط عقائد کی اصلاح فرمائی اور مسلمانوں کو راہِ حق بتلائی۔ آپ نے تمام بنی نوع انسان کو حق وصداقت کے راستہ پر چلنے کے لئے دعوت دی۔ آپ کی بعثت کی غرض وغایت تمام سابقہ انبیاء بشمول عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کی اغراض کی تکمیل وتجدید تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام میں تحریک احمدیت کا قیام آج سے ۷۵ سال قبل فرمایا تھا اور اس وقت آپؑ کے روحانی جانشین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کی قیادت میں تمام دنیا میں مختلف مقامات پر اسلامی مرکز قائم کر چکے ہیں اور دنیا کو وسیع پیمانہ پر اسلام سے روشناس کرایا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو بتایا کہ حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تمام امور سے نفرت کرتے تھے جو مسیحیوں نے ان کی ذات سے غلط طور پر منسوب کئے ہیں۔ یعنے یہ تعلیم کہ وہ مافوق البشر یا کسی رنگ میں خدائی صفات کے مظہر تھے۔ یا یہ کہ انہوں نے عقیدہ تثلیث نجات، فرزندیت یا صلیبی موت کی مروجہ تعلیم دی یہ تمام باتیں در اصل بعد میں ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔

اس بات کا بیان کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشفی طور پر حضرت مسیح ناصریؑ سے ملاقات کی اور کشف میں آپؑ کی تعلیم کے متعلق دریافت فرمایا تو حضرت مسیح ناصری نے زمین کی طرف اشارہ کیا جس سے آپؑ کا مفہوم یہ تھا کہ وہ دیگر انسانوں کی طرح ایک کمزور انسان تھے اور ان تمام غلط عقائد سے اپنے آپ کو بری قرار دیتے ہیں۔ جو آپ کی وفات کے بعد آپؑ کے ماننے والوں نے آپؑ کی طرف منسوب کئے۔

دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا آج کا کلیسا اس قابل ہے کہ وہ مذہب کے اس صحیح روحانی فیض کو جاری کر سکے۔ اور کیا کلیسا کا کوئی پیرو کار آج اس بات کا دعوے دار ہو سکتا ہے کہ وہ خدا کے تازہ الہام وکلام سے مشرف ہے۔

اگر کلیسا مذہب کے اس بنیادی انعام سے مستفیض نہیں کراتا یا خالق ومخلوق کے رشتہ کی اس معیاری کسوٹی پر پورا نہیں اترتا جو کہ مذہب کی اصل غرض وغایت ہے تو انجام کار امید وار نگاہیں کلیسا سے ہٹ کر کسی ایسی حقیقت کی متلاشی ہوں گی جو اس روحانی انعامات کی وارث ہیں۔

اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہمکلام ہوا۔ اور آپؑ کی برکت سے آپؑ کے متبعین سے بھی ہمکلام ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام عیسائیوں کو بھی حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحیح تعلیم کی طرف بلایا جو کہ بالآخر اسلام کی عالمگیر سچائی کی ہی نشاندہی کرتی ہے۔ اسلام اپنے اندر تمام مذاہب کی سچائیاں رکھتا ہے اور تمام انبیاء کی تعلیمات کا حامل ہے۔

مختصر یہ کہ یہ وہ حقیقت ہے جس کے متعلق خود حضرت مسیح ناصریؑ نے فرمایا تھا کہ ابھی وہ تمام حقیقتیں بیان نہیں کر رہے بلکہ ان کے بعد اپنے وقت پر جب انسانی شعور پختہ ہوگا تو مکمل احکامات کا اجراء ہوگا۔ وہ آواز جو آج جماعت احمدیہ کی جانب سے بلند ہو رہی ہے اس پر کان دھرنا عقلمندی اور خداشناسی ہے کیونکہ در اصل وہ خدائی آواز ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں جبکہ تمام دنیا اس آواز کو قبول کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ ہر دن جو گزر رہا ہے وہ اس آواز کی طاقت اور صداقت اور اس کی وسعت میں اضافہ کرتا چلا جا رہا ہے۔

ہم خدا تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم مذہب کے صحیح مقصد کو محسوس کر سکیں اور تمام بنی نوع انسان اپنے خالقِ حقیقی سے دوبارہ قریب لائے جا سکیں اور تشنہ روحیں الہامات کے آسمانی پانی سے مکمل طور پر سیراب ہو سکیں۔

اسلام مذہب کے اس حقیقی مقصد کو پانے کا دعویدار ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے الہامات کے ذریعہ سے اس بات کا عملی ثبوت دیا ہے کہ ہمارا خدا اب بھی زندہ موجود ہے اور اب بھی اسی طرح اپنے برگزیدہ بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے جس طرح گزشتہ زمانوں میں اپنے بندوں کے ساتھ ہمکلام ہوا کرتا تھا۔ بائیبل میں بھی یہ مرقوم ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے — آج دنیا جن مشکلات سے دوچار ہے اور مستقبل میں تباہی کے جو آثار نمودار ہو رہے ہیں ان سے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ مخلوق "اپنے خالقِ حقیقی کی طرف متوجہ ہو کر صرف اسی کے سامنے سر بسجود ہو۔ خدا تعالےٰ کی بخشش کو اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ یہی ہے کہ ہم سچے دل کیساتھ اسلام کے زندہ خدا کو اس کی تمام صفات میں ازلی وابدی یقین کرتے ہوئے اس سے بخشش طلب کریں کیونکہ وہ رحیم وکریم خدا ہے اور ہر وہ شخص جو سچی توبہ اور پُر خلوص دعاؤں کے ساتھ اس کے دروازہ کو کھٹکھٹاتا ہے اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے — یہ مختصر ایڈریس ختم کرنے سے پیشتر ہم اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس امید اور یقین کے ساتھ آپ کی خدمت میں کچھ احمدیہ لٹریچر پیش کرتے ہیں کہ اگر آپ بخوشی اس کے مطالعہ کے لئے وقت نکالیں گے تو آپ یہ محسوس کریں گے کہ اسلام کا وہ سچا پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس زمانہ میں دنیا کو دیا گیا وہ موجودہ زمانہ کی تمام بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے کیونکہ وہ تمام بنی نوع انسان کو ایک عالمی سطح پر حق طلب کرتا ہے اور توحید باری تعالےٰ۔ عالمی مساوات اور زندگی کی تمام قدروں میں یکجہتی افعال وکردار کا درس دیتا ہے — تمام تعریف خدا کے لئے ہے جو ہم سب کا آقا ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ آپ کا مخلص
مرزا وسیم احمد

مجلس افتاء کے اراکین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس افتاء کے ارکان کے نئے تقرر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے۔

خاکسار ملک سیف الرحمن سیکرٹری مجلس افتاء ربوہ

$\frac{4}{65}$ ۵ سے تا فیصلہ ثانی مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے:۔

۱۔ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے
۲۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس
۳۔ مرزا مبارک احمد صاحب
۴۔ مولوی ابو العطاء صاحب
۵۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری
۶۔ خاکسار ملک سیف الرحمن
۷۔ مولوی محمد احمد صاحب جلیل
۸۔ شیخ مبارک احمد صاحب
۹۔ سید میر داؤد احمد صاحب
۱۰۔ مرزا منیر احمد صاحب
۱۱۔ مولوی تاج الدین صاحب
۱۲۔ مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب
۱۳۔ مولوی محمد صدیق صاحب
۱۴۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۱۵۔ مولوی غلام باری صاحب سیف
۱۶۔ مرزا طاہر احمد صاحب
۱۷۔ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب
۱۸۔ مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ
۱۹۔ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
۲۰۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ
۲۱۔ مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری
۲۲۔ سید میر محمود احمد صاحب
۲۳۔ صوفی بشارت الرحمن صاحب
۲۴۔ مولوی محمد صادق صاحب
۲۵۔ ملک مبارک احمد صاحب

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے:۔

۱۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب
۲۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
۳۔ قاضی محمد اسلم صاحب

اس مجلس کے صدر مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر شیخ بشیر احمد صاحب و مرزا عبد الحق صاحب اور سیکرٹری خاکسار ملک سیف الرحمن مفتی سلسلہ ہوں گے۔ اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحبِ علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لئے میرے پاس سفارش کرے۔

درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب رین بو ہوٹل ربوہ بس کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں اور آجکل سِول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں۔

نیز میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔

(عبد السلام ربوہ)

کامیابی

آل پاکستان فن خطاطی میں مَیں نے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ یہ انعام بابرکت کرے۔

(بشیر احمد کاتب چک ۴۶ شمالی ثنائی پریس سرگودھا)

رؤیا صالحہ کی اہمیت

از محترم مولوی محمد صادق صاحب چغتائی انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

(۳)

ولی اور نبی میں فرق

اگرچہ ولی کو بھی مبشرات اور رؤیائے صادقہ سے نوازا جاتا ہے اور نبی کو بھی۔ لیکن ان دونوں میں بھی قلت و کثرت کا ہی فرق ہوتا ہے۔ ہم ایک شخص کو ولی مانتے ہوئے یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ جس قدر خدا تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ جس قدر اسے مبشرات اور اخبار غیبیہ سے مطلع فرماتا ہے۔ اور جس قدر اس پر اپنے افضال اور برکات نازل فرماتا ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر نبی کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر مبشرات اور اخبار غیبیہ سے اسے اطلاع بخشتا ہے۔ اور اس سے کہیں بڑھ کر اسے اپنی برکات اور افضال سے نوازتا ہے۔ اور اسے ولی سے ممتاز کرنے کے لئے یہ علم بخشتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ یا اسے صاف طور پر نبی اور رسول کے نام سے مخاطب کرکے اس امتیاز کو قائم کر دیتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:۔

ماحصل للانبیاء علیہم السلام کمثل زق فیہ عسل ترشح منہ قطرۃ فتلک القطرۃ مثل ما لجمیع الاولیاء وما فی الظرف مثل لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم (رسالہ قشیریہ باب کرامات الاولیاء صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ مصر)

یعنی جو کچھ انبیاء کرام علیہم السلام کو حاصل ہوتا ہے اس کی مثال ایک مشکیزے کی سی ہے جو شہد سے بھرا ہو۔ اور اس سے ایک قطرہ ٹپک پڑے۔ پس ایک قطرہ کی مثال تو اس کی ہے۔ جو تمام اولیاء کو حاصل ہو۔ اور اس کے مقابل مشکیزے میں بھری ہوئی شہد کی مثال اس کی ہے۔ جو صرف ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے۔ پس چونکہ قلت و کثرت اور کیفیت و کمیت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ اس لئے وہی ولی اور نبی میں امتیاز کر سکتا ہے۔ ورنہ جو چیز انبیاء کو حاصل ہوتی ہے وہی اولیاء کو بھی حاصل ہوتی ہے۔

امام ابن تیمیہؒ بھی فرماتے ہیں:۔

ولیس کل من اوحی الیہ الوحی العام یکون نبیا

(کتاب النبوت صفحہ ۱۶۷) کہ ہر وہ شخص جس کو وحی ہوتی ہے نبی نہیں ہو جاتا

الغرض جس طرح ولی اور نبی میں قلت و کثرت اور کیفیت و کمیت کے فرق کی وجہ سے امتیاز ہوتا ہے۔ اسی طرح عام آدمی کی رؤیا اور ایک متقی کی رؤیائے صادقہ میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ قلت و کثرت اور کیفیت و کمیت کا۔ ورنہ وہ چیز جو دونوں کو حاصل ہوتی ہے ایک ہی قسم کی ہوتی ہے۔ پس گو ہم کافر تک کی سچی رؤیا کو وحی کا نام دے سکتے ہیں۔ لیکن ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم مومن مخلص کی رؤیا صادقہ کو وحی کے نام سے پکارتے ہیں۔ کیونکہ اس کو کثرت بھی حاصل ہوتی ہے اور اس کی رؤیا میں عظمت و جلال بھی پایا جاتا ہے

رؤیا صادقہ اور نبوت

اب تک یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ رؤیائے صادقہ وحی الٰہی میں شامل ہیں اور ان کے وجود سے کسی عالم باعمل اور کسی متقی شخص کو انکار نہیں ہے۔

پھر قرآن مجید اور احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رؤیائے صادقہ عموماً غیب کی خبروں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند انہیں سجدہ کر رہے ہیں۔ (سورہ یوسف) حضرت موسےٰ علیہ السلام کی والدہ مکرمہ کو خدا تعالیٰ نے خواب میں وحی کی اور کہا کہ خوف کے وقت موسےٰ کو پیٹی میں ڈال کر دریا برد کر دینا اور ساتھ ہی بشارت دی کہ وہ زندہ رہے گا۔ اور آخر کار نبی بنے گا۔ (سورۃ القصص)

یہ دونوں رؤیائے صادقہ کتنی عظیم الشان خبروں پر مشتمل ہیں۔ حالانکہ حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ رؤیا اس زمانہ کی ہے۔ جبکہ وہ ابھی نبی نہ تھے اور حضرت ام موسےٰ بھی نبی نہ تھیں؛

پس معلوم ہوا کہ جیسے وہ وحی جو کلام صریح کی صورت میں نازل ہوتی ہے غیب کی خبروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ویسے ہی رؤیائے صادقہ بھی اخبار غیبیہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اور چونکہ اخبار غیبیہ کے اظہار کی ابتدائی صورت رؤیائے صادقہ ہی ہوتی ہے۔ اس لئے اولیائے کرام اسے بھی اصل النبوۃ کہہ دیتے ہیں۔ جیسے کہ ولی اللہ شاہ محدث دہلوی نے اپنی کتاب "حجۃ اللہ البالغہ جزء و صفحہ ۱۴۹ (مطبوعہ مصر) میں تحریر فرمایا ہے۔ اور کبھی اسے انہا نبوۃ (یعنی وہ خود نبوت ہے) سے تعبیر کرتے ہیں۔ جیسے حضرت ابن عربیؒ نے اپنی کتاب الفتوحات المکیہ (جزو ۲ باب ۱۸۸ صفحہ ۴۲۲) میں لکھا ہے اور فرماتے ہیں:۔

من اعتبر الرؤیا یریٰ امراً ھائلاً۔

جو شخص رؤیا کے متعلق غور کرے گا۔ وہ عظیم الشان امر معلوم کرلے گا

اور یہی نہیں رؤیائے صادقہ نبوت سے قبل دکھائے جاتی ہیں۔ بلکہ نبوت کے زمانہ میں ان کا اور زور ہو جاتا ہے۔ کیا بلحاظ کمیت اور کیا بلحاظ کیفیت اور ان کے وحی ہونے میں قطعاً کسی قسم کا شبہ نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ ایسے شخص کے ذریعہ سے ہم تک پہونچتی ہے جو معصوم ہوتا ہے۔ عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ

رؤیا الانبیاء وحیٌ

(کتاب البخاری باب التخفیف فی الوضوء)

کہ انبیاء کی رؤیا یقیناً وحی ہوتی ہے پھر انہوں نے وہ آیت پڑھی۔ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسمٰعیل کو کہتے ہیں۔

انی اریٰ فی المنام انی اذبحک

کہ اے اسمٰعیل! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اور چونکہ یہ خواب وحی تھی۔ اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ (سورۃ الصافات)

(باقی)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

کی تعداد کتنی ہے؟ بارہ سال ہوئے ہیں ہم نے ایک سروے کرایا تھا۔ سرگودھا اور لائلپور کے بعض حصوں کا، اس وقت رپورٹ ملی کہ ساڑھے تین فیصد مسلمان مسجدوں میں آتے ہیں، ان میں وہ بھی ہیں جو عید کے لئے آتے ہیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جو صرف جمعہ کے لئے آتے ہیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جو فارغ وقت نماز پڑھتے ہیں ساڑھے تین فی صد۔ میں کہتا ہوں کہ اس تعداد کو بڑھا لیجئے۔ اگر دس فیصد مسلمان مسجدوں میں آتے ہوں۔ اور میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اتنے نہیں۔ ہماری زیادہ سے زیادہ اپروچ جو ہے وہ زیادہ سے زیادہ دس فیصد مسلمانوں تک ہے اور نوے فیصدی مسلمان جو بازاروں میں رہتے ہیں جو صبح و شام مزدوری کرتے ہیں۔ جن کو اپنے خاندان اور کنبے تک کا ہوش نہیں ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ کچھ حیوان پیدا ہو گئے ہیں۔ چند دن زندگی کے گزار کر واپس لوٹ جائیں گے۔ انہیں نہ اتنی ہوش ہے۔ نہ انہیں خدا اور رسولؐ اور قیامت کا شعور ہے۔ یہ ذمہ داری کن پر ہے کہ انہیں سمجھائیں۔ اور ان تک دین کی باتیں پہنچائیں۔ کیا قیامت کے دن یہ جاہل مسلمان، یا یہ بے خبر مسلمان یہ ہماری گردنوں کو وہاں اللہ کے حضور نہیں نا پیں گے۔ یا ہمارے گریبانوں کو نہیں پکڑیں گے کیا نہیں کہیں گے کہ اے اللہ! یہ نام تو لیتے تھے اس محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جس نے طائف میں جا کر پتھر کھا کر بات پہنچائی تھی۔ سوق عکاظ میں جایا کرتے تھے۔ جو بازاروں میں جایا کرتے تھے۔ جو گلی کوچوں میں جا کر تیری منادی کیا کرتے تھے۔ لیکن ان لوگوں نے رویہ صرف یہی رکھا تھا۔ کہ جو ان کے پاس آئیں جو کچھ نذرانے پیش کریں۔ جو کچھ چندے دیں اور جو کچھ ان کے ہاتھ چومیں یہ انہیں کو تبلیغ کیا کرتے تھے۔ کبھی ہمارے پاس تیرا دین انہوں نے نہیں پہنچایا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے پاس کیا جواب ہوگا ان کے اس استغاثے کا۔" (المنبر ۲۰ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ)

یہ تجرباتی سروے نو کروڑ مسلمانوں کے متعلق ہے جن کے آپ خود ساختہ نمائندہ ہیں۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں ذرا احمدیوں کا سروے بھی کرا کر دیکھ لیں۔ سروے کرانے کی بھی ضرورت نہیں۔ جو تبلیغی جوش و خروش خود مقرر صاحب نے ان کے متعلق میں فرمایا ہے۔ اسی سے اندازہ کر لیجئے کہ ایسا جوش و خروش بغیر مخلصانہ جذبات کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس سے غرض ہے کہ وہ لوگ جو سو فیصدی اسلام کے اصولوں پر عامل ہیں جو پنج ارکان اسلام پر نہ صرف ایمان رکھتے ہیں بلکہ ان پر دل و جان سے اور عملی وجہ البصیرت عمل بھی کرتے ہیں۔ وہ جب تک آپ لوگوں کی نظروں میں فتنہ رہیں گے۔ اس وقت آپ انہی مسائل میں الجھے رہیں گے اور ان کا کوئی حل نہیں کر پائیں گے۔ اور اسی طرح اپنی قوتیں ضائع کرتے چلے جائیں گے جس طرح آپ پہلے کرتے آئے ہیں۔ بجائے یہ امر کہ آپ کو فخر کرنا چاہیئے تھا کہ کم از کم مسلمانوں کی ایک جماعت تو اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ آپ ای کو مٹانے کے لئے حرکت میں آنا چاہتے ہیں۔ یہ عزائم خود آپ اپنی تردید ہیں۔ اگر آپ کچھ کرنا چاہیں تو اس کا راستہ یہ ہے کہ اگر آپ احمدیت کا ساتھ نہیں دے سکتے تو اس کے مزاحم بھی نہ ہوں اور اپنے طور پر اپنے عقائد کے مطابق تبلیغ و اشاعت اسلام کی کوشش کریں۔ مگر۔

وصایا

نوٹ منارجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۵۶۴:- میں محمد عبدالسلام صفیل ولد محمد غالب صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ، صوبہ میسور، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱- ایک مکان واقعہ محلہ گنجی مادلی یادگیر جو اس وقت -/۱۰۰۰ روپیہ مالیت کا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بصورت ملازمت خانگی -/۸۰ روپے ماہوار مل رہی ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمد عبدالسلام موصی (دستخط) بخط اردو گواہ شد۔ مبارک احمد ولد بشیر احمد صاحب ساکن یادگیر۔ دستخط بخط انگریزی۔ گواہ شد بشیر الدین احمد ولد محمد عثمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر دستخط بخط انگریزی۔ ۲/۱۱/۶۴

نمبر ۱۳۵۵۰:- میں خلیل احمد ولد عبدالقادر صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد میں صرف ایک دستی گھڑی کی قیمت اندازاً -/۱۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری آمد ماہوار بصورت ملازمت خانگی -/۲۵ روپے ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ وصیت میری آئندہ آمد و جائداد اور بوقت وفات جائداد پر حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد خلیل احمد موصی۔ گواہ شد بشیر الدین احمد ولد محمد عثمان صاحب مرحوم قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔ گواہ شد محمد الیاس ولد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ عنہ یادگیر۔

نمبر ۱۳۵۵۲:- میں محمد نصرت اللہ غوری ولد محمد اسماعیل صاحب غوری قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

(۱) ایک گھڑی قیمت اندازاً -/۱۳۰ روپے اس کے علاوہ میری ماہوار آمد -/۷۵ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں یہ وصیت میری آئندہ آمد جائداد اور بوقت وفات جائداد پر حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد نصرت اللہ غوری۔ گواہ شد بشیر الدین ولد قاری محمد عثمان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔ گواہ شد محمد الیاس ولد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ یادگیر۔ ۳/۱۱/۶۴

نمبر ۱۳۵۵۳:- میں محمد جعفر ولد محمد میراں صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ وظیفہ یاب عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت وظیفہ مجھے -/۵۰ روپے ماہوار مل رہا ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد محمد جعفر موصی۔ گواہ شد محمد بشیر الدین ولد محمد عثمان صاحب مرحوم قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔ گواہ شد۔ سیٹھ محمد الیاس ولد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ یادگیر۔

نمبر ۱۳۵۵۴:- میں عبدالرشید گلبرگی ولد مولوی محمد عبدالحمید صاحب گلبرگی۔ قوم احمدی۔ پیشہ ملازمت خانگی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد بصورت تنخواہ -/۴۵ روپے ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں یہ وصیت میری آئندہ آمد و جائداد اور بوقت وفات جائداد پر بھی حاوی ہو گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ عبدالرشید گلبرگی موصی۔ گواہ شد بشیر الدین ولد قاری محمد عثمان صاحب مرحوم یادگیر۔ گواہ شد سیٹھ محمد عبداللطیف ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب رضی اللہ عنہ یادگیر۔ ۲/۱۱/۶۴

نمبر ۱۳۵۵۶:- میں عبدالرفیق شحنہ ولد پیر محمد شحنہ صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۶۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن یادگیر۔ ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے اس کے علاوہ میری آمد بصورت تجارت ماہوار -/۳۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ وصیت میری آئندہ آمد و جائداد اور بوقت وفات جائداد پر حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد عبدالرفیق شحنہ موصی گواہ شد۔ فیض احمد شحنہ ولد محمد عبدالکریم صاحب شحنہ۔ یادگیر۔ گواہ شد بشیر الدین احمد ولد قاری محمد عثمان صاحب مرحوم قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر

نمبر ۱۳۵۵۷ میں عبدالواحد نیر گر ولد غلام محی الدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت خانگی عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن یادگیر ڈاک خانہ یادگیر۔ ضلع گلبرگہ۔ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

(۱) ایک مکان رہائشی محلہ کالا چبوترہ یادگیر میں واقع ہے جس کا رقبہ اندازاً -/۹۰۰ مربع فٹ ہے اور جس میں دو کمرے ہیں میری ملکیت ہے اس کی موجودہ قیمت -/۴۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت تنخواہ مبلغ -/۷۵ روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد عبدالواحد نیر گر موصی۔ گواہ شد حاجی محمد بخش صاحب ولد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ گواہ شد سیٹھ محمد عبداللطیف صاحب ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب رضی اللہ عنہ یادگیر۔ ۲/۱۱/۶۴

نمبر ۱۳۵۶۹ میں عزیزہ بیگم زوجہ عبدالحفیظ صاحب گلبرگی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاک خانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر -/۵۰۰ روپے جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ۲- ایک عدد کڑا طلائی وزنی سوا تولہ قیمت -/۱۵۰ روپے ۳- انگوٹھیاں طلائی تین عدد وزنی سوا تولہ۔ قیمت -/۱۵۰ روپے (۴) ایرنگ و کرن پھول طلائی وزنی یک تولہ قیمت -/۱۲۰ روپے (۵) ادھا سلائی مشین قیمت -/۲۰۰ روپے میں اپنی اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ علاوہ ازیں مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ مل رہا ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ عزیزہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد عبدالحفیظ ولد عبدالحمید صاحب گلبرگی شوہر موصیہ ساکن یادگیر گواہ شد سیٹھ محمد عبداللطیف ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب یادگیر۔ ۲/۱۱/۶۴

نمبر ۱۳۵۷۷ میں رقیہ بیگم زوجہ مولوی محمد حسین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۱- حق مہر -/۵۰۰ روپے جو میرے شوہر کے ذمہ تھا پورے کا پورا ادا ہو چکا ہے ۲- زیور طلائی ہار وزنی ۲ تولہ قیمت -/۳۰۰ روپے جملہ آٹھ صد روپیہ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی میری آمد کوئی نہیں میں سار احصہ جائداد -/۸۰ روپے نقد ادا کر رہی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ رقیہ بیگم موصیہ۔

گواہ شد۔ یوسف حسین ولد احمد حسین صاحب پسر موصیہ۔ مومن منزل سعید آباد حیدر آباد دکن ۸/۱۱/۶۴

گواہ شد۔ مولوی احمد حسین ولد مولوی مومن حسین صاحب مرحوم مومن منزل سعید آباد۔ حیدر آباد دکن ۸/۱۱/۶۴

چندہ جلسہ سالانہ

اس چندہ کے لئے بار بار یاددہانی کرانے پر معذور ہوں کیونکہ اس سال اس چندہ سے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کا خرچ پورا نہیں ہوا۔ حالانکہ یہ نہایت ہی اہم اور لازمی چندہ ہے۔ اور اسکی ادائیگی کے بغیر کوئی دوست اپنے آپ کو سبکدوش تصور نہیں کر سکتا۔ خواہ اس نے چندہ عام و حصہ آمد پورا ادا کر دیا ہے۔ جہاں تک خاکسار اندازہ لگا سکا ہے اس کمی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض بڑی بڑی جماعتوں نے اس چندہ کی طرف خاطر خواہ توجہ نہیں کی۔ انہیں الگ طور پر بھی توجہ دلائی جا رہی ہے۔ اور اس اعلان کے ذریعہ بھی درخواست ہے کہ جس جس جماعت کے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں کمی ہے وہ فوری طور پر اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لائیں۔ اب تو سال ختم ہونے میں بھی صرف چند دن رہ گئے ہیں۔

جن جماعتوں کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی نسبتاً اچھی ہے۔ ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ سابقہ فہرستوں کے بعد جن جماعتوں نے اس چندہ کا تدریجی بجٹ پورا کر دیا ہے ان کے نام نیچے درج ہیں احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے بھی التماس ہے کہ وہ ان جماعتوں کی دینی اور دنیاوی بہبودی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ناظر بیت المال)

سو فیصدی وصولی

ضلع جھنگ :- دارالنصر شرقی ربوہ۔ لولہ ضلع لاہور :- رکھ شیخ کوٹ

ضلع لائل پور :- چک ۲۰۳ ر ب مانانوالہ۔ چک ۹۸/۳ ٹکڑہ۔ تاندلیانوالہ

ضلع گوجرانوالہ :- تولیکی۔ گرمولہ ورکاں۔ ضلع گجرات :- دھوریہ۔ دھیرکے کلاں

ضلع ملتان :- چک ۲۱۶ ای۔ بی ضلع منٹگمری : میرک

ضلع بہاولنگر :- چک ۹ بستی نورپور۔ چک ۱۶۹ مراد۔ ضلع خیرپور :- کرونڈی۔ صوبڈیرہ

ضلع رحیم یارخان :- منڈی صادق آباد۔ چک ۱۰۶ پی۔ چک ۱۲۳ این پی فیروزہ۔ چک ۱۲۲ کاگڑی۔

ضلع نوابشاہ۔ کنڈیارو۔ باندھی شہر۔ سعید آباد۔ ضلع حیدرآباد :- بشیر آباد اسٹیٹ

نوے فیصدی سے زائد وصولی

ضلع لاہور :- نیلا گنبد ضلع شیخوپورہ :- چک ۲۲/۷۵

ضلع گوجرانوالہ :- وزیر آباد ضلع سیالکوٹ :- بھاڈیوالہ

ضلع مظفرگڑھ :- چک ۹۳ ٹی۔ ڈی۔ اے ضلع منٹگمری :- چک ۶/۱۱۔ ایل

ضلع نوابشاہ :- دیہہ مادکھنڈ کوٹ مولا بخش۔ کمالی ڈیرہ۔ ضلع تھرپارکر :- کنری۔ پھیروچیچی

اسی فیصدی سے زائد وصولی

ضلع جھنگ :- دارالصدر جنوبی۔ دارالرحمت غربی۔ دارالیمن

ضلع سرگودہا :- ساہیوال۔ چک ۴۶ شمالی

ضلع لائل پور :- چک ۶۶ ج۔ ب دھاندرہ۔ ماموں کانجن۔ چک ۵۲ گ۔ ب

ضلع شیخوپورہ :- کرتو پنڈوری آزاد کشمیر :- میرپور ضلع راولپنڈی :- گوجرخاں۔ برنجورکس

ضلع پشاور :- پبی۔ خلیل مرکزی اچینی پایاں۔ ضلع ڈیرہ غازیخان :- ٹھیر و شرقی غربی

ضلع مظفرگڑھ :- مظفرگڑھ ضلع ملتان :- ملتان چھاؤنی

ضلع نوابشاہ :- دیہہ چھیا پہٹ ضلع تھرپارکر :- محمد آباد اسٹیٹ

ضلع حیدرآباد :- ٹنڈو محمد خاں

چندہ ناصرات الاحمدیہ

نئے سال کی ششماہی بھی ختم ہو رہی ہے مگر ابھی تک ناصرات الاحمدیہ کا بہت کم چندہ مرکز میں وصول ہوا ہے۔ بعض شہروں کی طرف سے تو بالکل ہی چندہ نہیں آیا۔ لائلپور۔ سرگودہا۔ سیالکوٹ۔ حیدرآباد سندھ۔ گھٹیالیاں۔ عارف والا۔ توشاب۔ چونڈہ گوجرانوالہ۔ کوئٹہ۔ حافظ آباد۔ کوٹ سلطان۔ چک سکندر کی صدر صاحبان اور سیکرٹریان خاص طور پر متوجہ ہوں اور اپنے چندے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

دو اپریل ۱۹۶۵ء کو مکرم ملک عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ابن مکرم چوہدری محمد دین صاحب آف چک ۹ فورڈواہ بخش خان حال مقیم حلقہ مارٹن روڈ کراچی کا نکاح مکرمہ مس خورشید آراء بیگم صاحبہ بی اے بنت مکرم چوہدری شیخ احمد صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین۔ (میاں اقبال احمد راجن پوری بی اے متعلم ایل ایل بی۔ ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

اطلاعِ عام

رجسٹر لینن پیدائش و اموات اور لائسینس فیس سے متعلق ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے بائی لاز غلہ منڈی ربوہ اور گولبازار ربوہ کے نوٹس بورڈوں پر برائے اطلاع عام چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔ اگر پبلک ربوہ میں سے کسی کو ان بائی لاز پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰/۴/۶۵ تک دفتر ٹاؤن کمیٹی میں پہنچا دے۔ تمام موصول شدہ اعتراضات پر ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے اجلاس خاص ماہ اپریل ۱۹۶۵ء میں غور کے بعد ان بائی لاز کو آخری شکل دے کر گورنمنٹ کی منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۱۹ اپریل ۱۹۶۵ء کے ۱۲½ بجے دوپہر تک پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈر مطلوب ہیں جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی ہوں۔

نمبر شمار	کام	لاگت کا تخمینہ	زر بیعانہ	میعادِ کار
۱	اسٹیمیٹ نمبر ۸۴ سنہ ۱۹۶۲-۶۳ء کے تحت اور پلین نمبر WSHOPS/LHR 7/ 0/ 5-46-5 کے مطابق مغلپورہ کے مقام پر کوچوں کی ساخت کیلئے میٹیریل کی سٹورنگ کیلئے کیبنٹ سٹورز میں اینڈ ٹو بلیو شاپس میں اضافے اور تبدیلی کے ضمن میں بقیہ کام کی تکمیل۔	۳۴۰۰۰/- روپے	۷۰۰/- روپے	تین ماہ
۲	اسٹیمیٹ نمبر ت-۲۴ سنہ ۱۹۶۴-۶۵ء کے تحت رائے ونڈ قصور سیکشن پر کلاس III اور کلاس IV کے سٹاف کوارٹرز کی خصوصی مرمتیں۔	۲۳۴۵۰/- روپے	۵۰۰/- روپے	تین ماہ

جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر نہ ہوں انہیں ۱۶ اپریل ۱۹۶۵ء سے پہلے پہلے ٹنڈروں کے اجراء کے لئے اپنے کاغذات حیثیت پیش کرنے ہوں گے۔

مکمل قواعد و ضوابط بلاقیمت ڈویژنل آفس کی ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور — INF (L) 870

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

ربوہ میں عیدالاضحی کی مبارک تقریب اسلامی شعائر کے مطابق پورے اہتمام سے منائی گئی

نماز عید محترم مولانا شمس صاحب نے پڑھائی، قربانی کی اہمیت اور اس کے فلسفہ پر ایمان افروز خطبہ

ربوہ — مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۶۵ء بروز منگل یہاں عیدالاضحی کی مبارک تقریب اسلامی شعائر کے مطابق پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اہل ربوہ نے صبح آٹھ بجے مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں عیدالاضحی کی نماز ادا کی۔ اہل ربوہ کے علاوہ چنیوٹ، احمد نگر، لائل پور، سرگودہا، لاہور، راولپنڈی، کھاریاں، کراچی اور متعدد دیگر مقامات کے بعض احباب نے بھی اس موقع پر ربوہ پہنچ کر نماز میں شرکت کی۔ اور بیرونجات سے آئے ہوئے اکثر احباب نے ربوہ میں ہی عید منائی۔ حسب معمول مستورات کے لئے وسیع پیمانہ پر پردہ کا انتظام تھا چنانچہ مستورات بھی بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔

نماز کی ادائیگی کے بعد محترم مولانا شمس صاحب نے ایک ایمان افروز خطبہ دیا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پر معارف تحریرات کی روشنی میں عیدالاضحی کی غرض و غایت نیز قربانی کی اہمیت اور اس کے فلسفہ کو بہت دل نشین انداز میں واضح فرمایا۔ قربانی کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ظاہر ہے کہ اس عید پر جو قربانیاں کی جاتی ہیں ان سے ایک غرض تو یہ ہے کہ قربانی دینے والا نفس امارہ پر موت وارد کر کے اپنی زندگی کو خدا کی رضا اور منشاء کے مطابق بنائے۔ دوسرے اسلام اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ضرورت پڑے تو ہر چیز حتیٰ کہ اپنے نفس کو بھی بخوشی قربان کرے اور یہ دونوں قسم کی قربانیاں جس شاندار طریق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے کیں اس کی نظیر گزشتہ امتوں میں تلاش کرنا بے سود ہے اسی طرح آنحضورؐ کے خادم اور بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ نے اس زمانہ میں ویسی ہی قربانیاں پیش کر کے قربانی کی غرض وغایت اور اس کی حقیقت کو اپنے عمل سے آشکار کر دکھایا۔

قربانی کی غرض وغایت اور حقیقت کو واضح کرنے کے بعد آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے نہایت ہی درد انگیز واقعات بیان کر کے بتایا کہ ان دونوں عظیم الشان بزرگوں نے قربانی کی غرض وغایت کو اپنی زندگیوں میں کس شان سے پورا کر دکھایا۔ آخر میں آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ہماری جماعت کے افراد کو بھی یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ خواہ ہم پر کتنی بڑی مشکلات آئیں اور خواہ ہمیں مالی اور جانی لحاظ سے کتنی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں پھر بھی جو کام ہمارے سپرد ہمارے آسمانی آقا نے کیا ہے ہم اس کی بجا آوری میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کریں گے اور خدا کی امانت میں کسی خیانت کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ہمارے سپرد اللہ تعالےٰ نے یہ کام کیا ہے کہ ہم اس کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کریں۔ اگر ہم اس کی انجام دہی کا عزم کر لیں اور دین کی سربلندی اور اس کے غلبہ کے لئے متواتر قربانیاں کرتے چلے جائیں تو یقیناً اللہ تعالےٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا اور اسلام اور احمدیت کو دنیا میں غالب کر دے گا۔

خطبہ کے بعد آپ نے دنیا میں اسلام کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

(آپ کے اس ایمان افروز خطبہ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز)

پاکستانی فوجوں نے رن کچھ کے سرحدی علاقہ میں مورچے سنبھال لئے

پاکستانی فوج بھارت کے ہر حملے کا مقابلہ کر سکتی ہے، سرکاری ترجمان

کراچی ۱۵ اپریل۔ پاکستان کے سرحدی علاقے رن کچھ میں بھارتی فوج کی جارحانہ کارروائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مناسب تعداد میں پاکستانی مسلح افواج رن کچھ کے علاقہ میں داخل ہو گئیں۔ اور انھوں نے رینجرز کے دستوں سے سرحد کا دفاع سنبھال لیا۔ پاکستانی مسلح افواج نے اہم سرحدی چوکیوں پر مورچے سنبھال لئے ہیں۔ ادھر بھارتی وزیر داخلہ گلزاری لال نندا نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ بھارت نے پاکستان اور بھارت کی سرحد کے تنازعہ کو طے کرنے کے لئے بات چیت کی پاکستانی تجویز قبول کر لی ہے

پاکستانی ترجمان کے مطابق پاکستانی افواج نے سرحدوں پر مورچے سنبھال لئے ہیں اور تعداد کے اعتبار سے بھی پاکستانی افواج ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ بھارت رن کچھ میں تیزی سے بڑی تعداد میں فوجیں جمع کر رہا ہے اس کے پیش نظر یہ اقدام ضروری تھا اور بالخصوص کانجر کوٹ کی پاکستانی چوکی پر حملہ کے بعد تمام سرحدوں پر پاکستانی فوجوں کو تعینات کرنا ناگزیر ہو گیا ہے

ترجمان نے بتایا کہ کل بھارتی ہائی کمشنر نے دفتر خارجہ میں پاکستانی حکام سے ملاقات کی۔ اس موقع پر انہیں بتا دیا گیا کہ پاکستان نے ۹ اپریل کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ رن کچھ کے علاقے میں لڑائی فوراً بند ہو جانی چاہیئے۔ لیکن بھارت کی طرف سے اس تجویز کا کوئی حوصلہ افزا ردّعمل نہیں ہوا۔ اس کے برعکس کشمکش کو اور زیادہ مجنونانہ انداز میں جاری رکھنے کی کوشش کی گئی۔

دریں اثنا بھارت اس متنازعہ علاقے میں فوجی قوت میں اضافہ کرتا رہا ہے اور اقوام متحدہ میں اس نے پاکستان کے خلاف جارحانہ کارروائی کے جھوٹے الزامات عائد کئے ہیں۔ ان حالات میں پاکستان یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ بھارت خلوص کے ساتھ اس علاقے میں لڑائی بند کرنے اور سرحدی تنازعے کو پرامن طور سے طے کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔

امریکہ میں طوفان اور سیلاب سے ۲۴۹ افراد ہلاک

ہزاروں مکانات، دکانیں اور گرجا گھر تباہ و برباد ہو گئے

شکاگو ۱۲ اپریل۔ امریکہ کی چھ ریاستوں میں خوفناک طوفان گردباد اور سیلاب سے زبردست تباہی پھیل گئی ہے۔ اتوار کے روز ان ریاستوں میں ۳۶ سے زیادہ ہولناک گردباد آئے جن میں ۲۴۹ افراد ہلاک پانچ ہزار سے زائد اشخاص زخمی ہو گئے۔ اب تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق ۲۳ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر سے زائد کا نقصان ہو چکا ہے۔

گردباد سے متعدد شہروں اور قصبات میں ہزاروں مکانات، دکانیں، بازار متعدد گرجے نیست و نابود ہو گئے بعض علاقوں میں پورے کے پورے گاؤں تباہ و برباد ہو گئے۔ امدادی پارٹیاں تباہ شدہ مکانوں اور دیہات کے ملبہ میں لاشیں تلاش کرنے میں مصروف ہیں اور اندیشہ ہے کہ ابھی سینکڑوں افراد ملبہ میں دبے پڑے ہیں

مغربی امریکہ میں دریائے مسی سپی میں خوفناک سیلاب آیا ہوا ہے متعدد مقامات پر دریا کناروں سے باہر نکل آیا ہے۔ ابتدائی خبروں کے مطابق کم از کم نو افراد سیلاب کی تباہی میں ہلاک ہو چکے ہیں اور بیس ہزار سے زائد افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ سیلاب سے نقصان کا اندازہ دس کروڑ ڈالر سے زائد ہے

سینٹ پال اور منی سوٹا میں سیلاب سے زبردست نقصان کا اندیشہ ہے۔ شہر کا ایک ہوائی اڈہ پانی میں ڈوب چکا ہے۔

ریاست انڈیانا میں گردباد سے زبردست نقصان ہوا ہے جہاں کم از کم ۱۴۲ افراد ہلاک ہوئے سرکاری ذرائع کا کہنا ہے کہ ہلاک شدگان کی صحیح تعداد معلوم ہونے میں کم از کم ایک ہفتہ لگے گا۔ جب کہ امدادی پارٹیاں تباہ شدہ علاقوں میں تمام ملبہ صاف کر چکیں گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴